سیاسی جماعتیں اور سوک ایجوکیشن

سیاسی جماعتوں کے منشور
اور سوک ایجوکیشن

FRIEDRICH
EBERT
STIFTUNG

ظفراللہ خان

مصنف کا تعارف: ظفراللہ خان آئین اور پارلیمنٹ پر تحقیق اور تربیت کرنے والے سوک ایجوکیٹر ہیں۔ ظفراللہ خان پاکستان انسٹی ٹیوٹ برائے پارلیمانی خدمات کے سربراہ اور قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے ممبر رہ چکے ہیں۔ آجکل ظفراللہ خان ایک تھنک ٹینک "آئیڈیاز برائے ویژن ۲۰۴۷" کے سربراہ ہیں۔ نیز رضاکارانہ انداز میں کام کرنے والے پارلیمنٹری ریسرچ گروپ کے کنوئنیر ہیں۔

اشاعت:

کاپی رائٹ 2202©، فریڈرک ایبرٹ اسٹفٹنگ پاکستان آفس

پہلی منزل، W-66، جنید پلازہ، جناح ایونیو، بلیوایریا

پی او بکس 1289، اسلام آباد پاکستان

ترتیب: آمنہ عاقب

مدیران:

ڈاکٹر نیلس ہیگیوِش | کنٹری ڈائریکٹر

سدرہ سعید | پروگرام ایڈوائزر

فون: 4 –3391 280 51 92+

ویب سائٹ: pakistan.fes.de

فیس بک: @FESPakistanoffice

ٹوئٹر: @FES_PAK

مطبوعات کے حصول کے لئے:
info.pakistan@fes.de

ویب سائٹ:

فریڈرک ایبرٹ اسٹفٹنگ کی جانب سے شائع کردہ تمام ابلاغی مواد کا تجارتی مقاصد کے لئے استعمال ادارے (ایف ای ایس پاکستان) کی تحریری رضامندی کے بغیر ممنوع ہے۔

فریڈرک ایبرٹ اسٹفٹنگ (ایف ای ایس) جرمنی کی سب سے پرانی سیاسی فاؤنڈیشن ہے۔ اس کا نام جرمنی کے سب سے پہلے جمہوری صدر فریڈرک ایبرٹ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ فریڈرک ایبرٹ اسٹفٹنگ نے پاکستان میں اپنا نمائندہ آفس 1990 میں قائم کیا۔ ایف ای ایس اپنے بین الاقوامی کام میں باہمی افہام و تفہیم اور پرامن ترقی کے لئے بات چیت کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ دنیا بھر میں سیاست، معیشت اور معاشرے میں سماجی انصاف ہمارے معروف اصولوں میں سے ایک ہے۔ ایف ای ایس تقریباً اتنے ہی ممالک میں 107 دفاتر چلاتا ہے۔ پاکستان میں ایف ای ایس غور و فکر کے عمل، عوام کو آگاہی کے زریعے جمہوری اقدار کے فروغ کیلئے مختلف سرگرمیوں میں مصروفِ عمل ہے؛ اقتصادی اصلاحات، محنت کشوں کے مؤثر ہونے اور امن و ترقی کے لئے حالیہ برسوں میں علاقائی تعاون کو مستحکم کرنے کے لئے سماجی انصاف کی وکالت کررہی ہے اور اسے فروغ دے رہی ہے۔

فریڈرک ایبرٹ اسٹفٹنگ کا اس اشاعت میں پیش خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

ISBN: 978-969-9675-46-1

فہرست

پیش لفظ 05

۱۔ نوجوانوں کے ملک میں سوک ایجوکیشن کی ضرورت 06

۲۔ سیاسی جماعتوں کے منشور ۲۰۱۸ء کا تجزیہ 12

۳۔ پاکستان کی سیاسی وسماجی تشکیلِ جدید کیلئے سوک ایجوکیشن کی اہمیت 16

۴۔ سوک ایجوکیشن کی عالمی مثالیں 21

۵۔ سیاسی جماعتوں کیلئے تجاویز 24

جمہوریت ہمارے لہو میں شامل اور ہڈیوں کے گودے میں بھری ہے۔

(قائداعظم محمد علی جناح ۹ جون ۱۹۴۷ء)

قومی ڈیموکریسی کمیشن قائم کیا جائے گا جو ملک میں جمہوری کلچر کے فروغ اور ارتقا کے لیے کے لیے کام کرے گا اور سیاسی جماعتوں کی استعداد کار بڑھانے کے لیے ان کی پارلیمنٹ میں نشستوں کے حساب سے شفاف انداز میں معاونت کرے گا۔

(آرٹیکل ۲۵ چارٹر آف ڈیموکریسی ۲۰۰۶ء)

جمہوری قدروں کے فروغ کیلئے ضروری ہے کہ جمہوریت، انسانی حقوق اور پارلیمانی روایات کے مضوعات کو قومی نصاب کا لازمی جز بنایا جائے۔ قومی اسمبلی کی جانب سے تمام ملکی تعلیمی اداروں یونیورسٹیوں کی اس اہم پہلو کی طرف توجہ مبذول کرانے کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔

(اعلان اسلام آباد ۱۷ ویں اسپیکر کانفرنس ۱۵-۱۳ اپریل ۲۰۱۴ء)

پیش لفظ

دنیا کے بہت سے مہذب معاشروں میں باہمی احترام، تحمل و برداشت، بھائی چارہ اور امن امان لازمی شہری تعلیم کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

کوئی بھی حکومت عوامی شراکت داری کیساتھ قانون سازی اور ملک کی معاشی ترقی میں اہم اُمور اور ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے فلاحی معاشرے کے قیام کو یقینی بناتی ہے۔ شہری مسابقت، جمہوری ثقافت فرد اور سول سوسائٹی کے مفادات میں سماجی تعلقات اِستوار کرنے کیلئے کردار سازی کی تعلیم کا عوامی وسماجی نظام شہری تعلیم کہلاتا ہے۔

پاکستان میں ہر صوبے اور وفاقی سطح پر موجود تعلیمی نظام میں شہری تعلیم کے نصاب کی کمی نظر آتی ہے۔ حالانکہ اسلام آباد کی سطح پر شہری تعلیم کا قانون 2018 میں آ چکا ہے مگر بدقسمتی سے کبھی لاگو نہ ہوسکا۔

FES کی کاوش ہے کہ شہری تعلیم کو نظامِ تعلیم کا حصہ بنانے پر غور وخوض کیا جائے۔

اِس پیپر کے ذریعے سیاسی جماعتوں کے لیئے Food For Thought مہیا کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ وہ اِس بات کا اعادہ اپنے اپنے پارٹی منشور میں کریں۔ اِس ملک کی بقاء اور روشن مستقبل میں شہری تعلیم کا بہت بڑا کردار ہوسکتا ہے۔

ہم ظفر اللہ خان کے شُکر گزار ہیں جنہوں نے اِس پیپر کو تشکیل دیا ہے۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ اس کہ ذریعے شہری تعلیم کے مسئلے کو اُجاگر کرنے میں اِس سے متعلقہ حلقوں اور لوگوں کو مدد ملے گی۔

سدرہ سعید
پروگرام ایڈوائزر

نِیلس ہیگیوِش
کنٹری ڈائریکٹر

نوجوانوں کے ملک میں سوک ایجوکیشن کی ضرورت

پاکستانی یوتھ کو ۱۸ سال کی عمر میں ووٹ کا جمہوری حق ملتا ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے رجسٹرڈ ووٹروں کے اعدادوشمار دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ نومبر ۲۰۲۱ ء میں پاکستان کے کل ۱۲ کروڑ بارہ لاکھ ووٹروں میں سے دو کروڑ ۳۵ لاکھ نوے ہزار ووٹروں کی عمر ۱۸ سے ۲۵ سال ہے جو کہ کل ووٹرز کا ۲۰ فیصد بنتے ہیں۔ اسی طرح ۲۶ سے ۳۵ سال کی عمر کے ووٹروں کی تعداد تین کروڑ بیس لاکھ ہے جو کہ کل ووٹروں کا ۲۶ فیصد بنتے ہیں۔

۲۰۱۷ء میں ہونے والی چھٹی مردم شماری کے مطابق پاکستان نوجوانوں کا ملک ہے۔ یوتھ کی بین الاقوامی تعریف کے مطابق ۱۵ سے ۲۴ سال کی عمر میں تین کروڑ اٹھانوے لاکھ پچاس ہزار افراد ہیں جو کہ ۲۰۷ ملین کل آبادی کا ۲۰ فیصد بنتے ہیں۔ مردم شماری کے مطابق ۸۴ ملین بچوں جنکی عمر ۱۵ سال سے کم ہے کا ریلہ آ رہا ہے جو کہ ملکی آبادی کا ۴۰ فیصد بنتا ہے۔ پاکستانی یوتھ کو ۱۸ سال کی عمر میں ووٹ کا جمہوری حق ملتا ہے۔ الیکشن کمیشن آف

پاکستان کے رجسٹرڈ ووٹروں کے اعدادوشمار دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ نومبر ۲۰۲۱ء میں پاکستان کے کل ۱۲ کروڑ بارہ لاکھ ووٹروں میں سے دو کروڑ ۳۵ لاکھ نوے ہزار ووٹروں کی عمر ۱۸ سے ۲۵ سال ہے جو کہ کل ووٹرز کا ۲۰ فیصد بنتے ہیں۔ اسی طرح ۲۶ سے ۳۵ سال کی عمر کے ووٹروں کی تعداد تین کروڑ بیس لاکھ ہے جو کہ کل ووٹروں کا ۲۶ فیصد بنتے ہیں۔

اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ آنے والے انتخابات میں یوتھ ووٹروں کی حیثیت کلیدی اور اہمیت سب سے زیادہ ہے۔تسلیم کریں کہ پاکستان کا ہر بچہ خوش قسمت نہیں کہ وہ باقاعدہ تعلیم حاصل کر پائے اور اگر کر بھی پائے تو کسی نصاب، کسی کتاب میں آئین، پارلیمنٹ، سیاسی جماعتوں اور ووٹ کی اہمیت کے بارے میں ایک حرف بھی نہیں۔تعلیمی اداروں میں اسٹوڈنٹس یونین موجود نہیں ۔ جو تعلیمی اداروں سے باہر رہ کر جوان ہوئے ان کے لئے پبلک سروس براڈ کاسٹ۔پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان کے علاوہ ۱۷۲ سٹلائٹ چینلز، ۱۷۵ ایف ایم ریڈیو اور ۶۰ کے قریب کیمپس ریڈیو موجود ہیں۔تاہم کیا وہ آئین، جمہوریت یا پارلیمنٹ کے بارے میں کوئی پروگرام کرتے ہیں یا نہیں؟ تحقیق طلب سوال ہے۔

یوتھ بلج (Youth Bulge) کے سماج میں یہ بات نا قابل فہم ہے کہ نہ تو سرکاری اور نہ ہی غیر سرکاری سطح پر نوجوانوں کی سیاسی تعلیم و تربیت کا کوئی مربوط نظام ہے اور نہ ہی اس حوالے سے سیاسی جماعتوں نے کوئی پہل کی ہے۔پاکستان میں ذہن کو آہنی خول میں جکڑ کر شاہ دولہ کے چوہے تو پیدا ہوتے ہی ہیں، کیا ہم جمہوری فکر کے ساتھ آزاد ذہن کی نشو نما کا کوئی اہتمام کر سکتے ہیں؟ جس کا بہترین راستہ سوک ایجوکیشن ہے۔

سیاسی جماعتیں اور طلبہ

جس چیز کی کمی ہے وہ ان سیاسی جماعتوں میں نوجوان ورکرز، ممبران یا حامیوں کے لئے تربیت کا باقاعدہ نظام ہے۔ ماضی میں سیاسی جماعتوں میں اپنے افکار پر بحث و مباحثہ اور ملکی و عالمی سیاست کی تفہیم کے لیے باقاعدہ سٹڈی سرکل ہوتے تھے۔

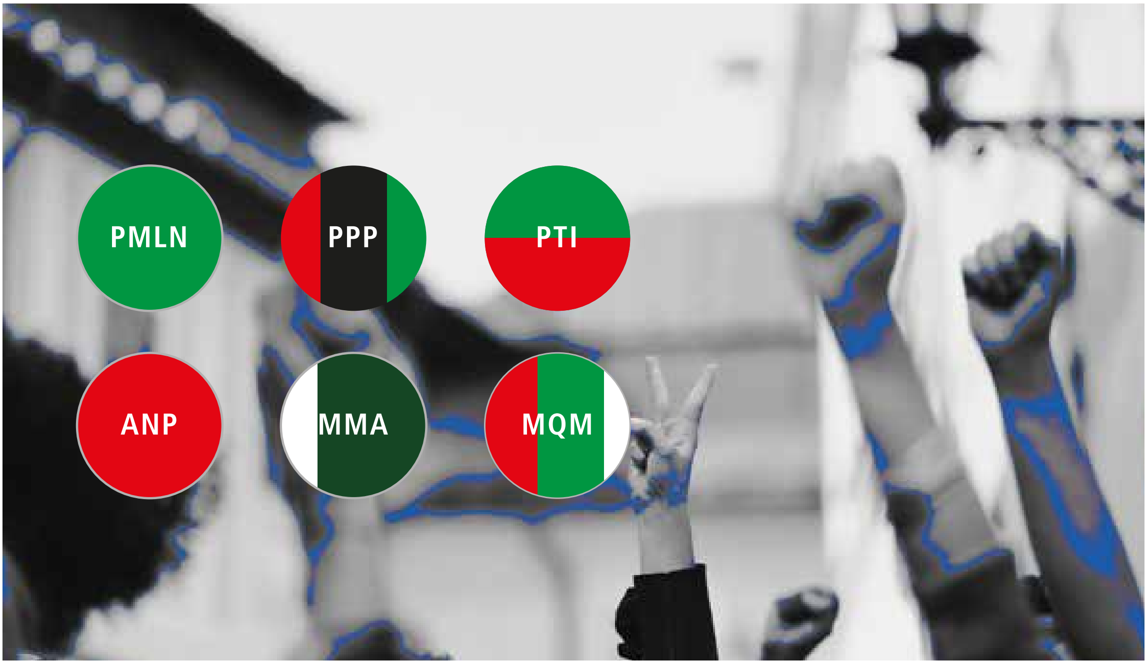

پاکستان میں تقریباً ہر سیاسی جماعت کے فکروفلسفہ اور منشور سے وابستگی رکھنے والے اسٹوڈنٹس اور یوتھ ونگ موجود ہیں۔ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن (پاکستان مسلم لیگ)، انصاف اسٹوڈنٹس فیڈریشن (پاکستان تحریک انصاف)، پیپلز اسٹوڈنٹس فیڈریشن (پاکستان پیپلز پارٹی)، جمیعت طلبہ اسلام (جمیعت علماء اسلام)، اسلامی جمیعت طلبہ (جماعت اسلامی)، آل پاکستان مہاجر اسٹوڈنٹس فیڈریشن (متحدہ قومی موومنٹ)، پشتون اسٹوڈنٹس فیڈریشن (عوامی نیشنل پارٹی اور پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی)، بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن (نیشنل پارٹی اور دیگر بلوچ قوم پرست سیاسی جماعتیں) . بعض مذہبی سیاسی جماعتوں کی طالبات کے لیے علیحدہ فورمز بھی ہیں۔ تاہم جس چیز کی کمی ہے وہ ان سیاسی جماعتوں میں نوجوان ورکرز، ممبران یا حامیوں کے لئے تربیت کا باقاعدہ نظام ہے۔

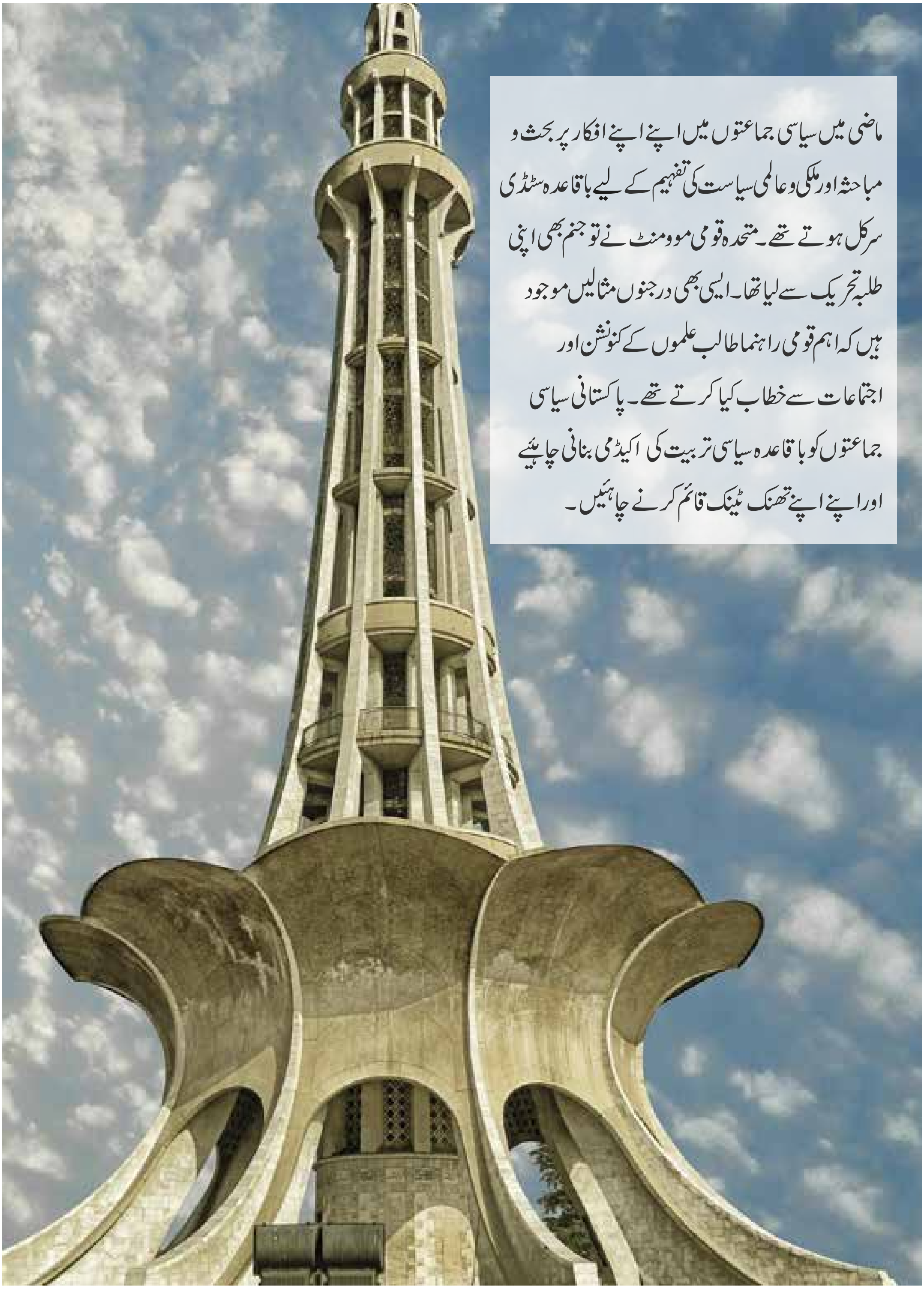

ماضی میں سیاسی جماعتوں میں اپنے اپنے افکار پر بحث و مباحثہ اور ملکی و عالمی سیاست کی تفہیم کے لیے باقاعدہ سٹڈی سرکل ہوتے تھے۔ متحدہ قومی موومنٹ نے تو جنم بھی اپنی طلبہ تحریک سے لیا تھا۔ ایسی بھی درجنوں مثالیں موجود ہیں کہ اہم قومی راہنما طالب علموں کے کنونشن اور اجتماعات سے خطاب کیا کرتے تھے۔ پاکستانی سیاسی جماعتوں کو باقاعدہ سیاسی تربیت کی اکیڈمی بنانی چاہئیے اور اپنے اپنے تھنک ٹینک قائم کرنے چاہئیں۔

سوک ایجوکیشن کے محدود مواقع

موئثر سوک ایجوکیشن ہی حل ہے کہ نوجوانوں کو آئین، قانون، پارلیمان، ملک کے سیاسی نظام اور مہذب سیاسی رویے سکھائے جائیں۔ اگر آج ہم سوک ایجوکیشن کے بیج بوئیں گے تو اگلے بیس سالوں میں ہمیں اس کے ثمرات ملیں گے۔

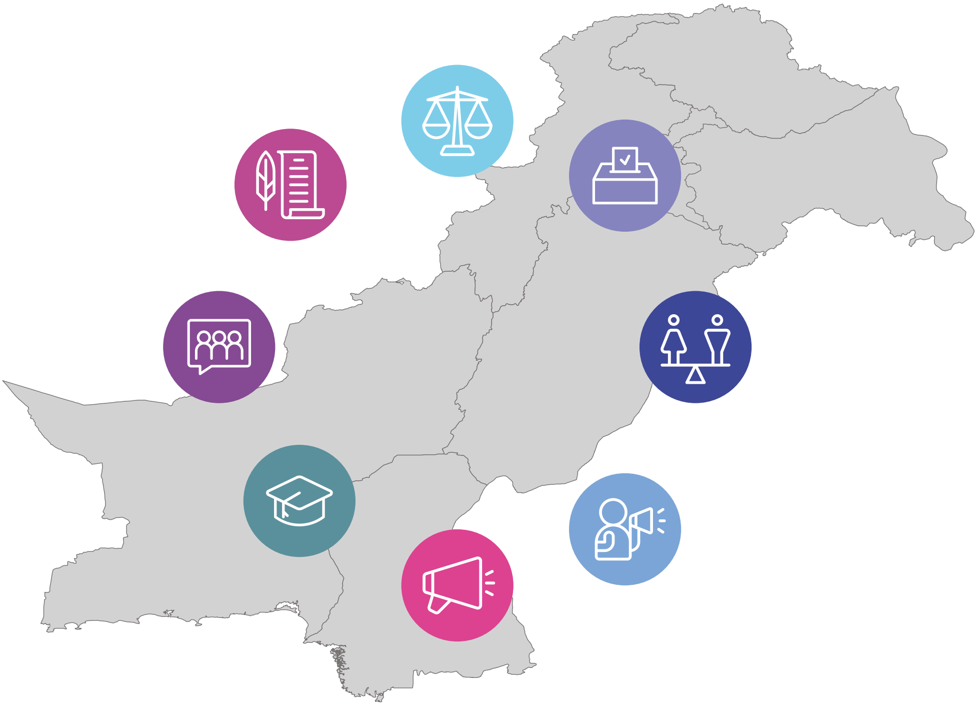

پاکستانی نوجوان زندگی کا شعور کہاں پائے گا؟ جمہوری انداز میں اختلاف کا سلیقہ کیسے سیکھے گا؟ یوتھ کو کیسے پتا چلے گا کہ جمہوری اور تہذیبی مکالمے کے بنیادی اصول، حدود اور طریقہ کار کیا ہیں؟ اسے یہ فہم کہاں سے ملے گا کہ ریاست اور حکومت دو مختلف چیزیں ہیں؟ ریاست کے ستونوں کا احترام کیا ہے اور ان کا اپنا اپنا کردار آئین پاکستان میں کیسے متعین کیا گیا ہے؟ حکومت میں ووٹ کے ذریعے آنے اور ووٹ یا عدم اعتماد کے ذریعے جانے کے آئینی اور قانونی راستے کیا ہیں؟ آئین کیوں اہم ہے اور قانون کی کیا حیثیت اور حقیقت ہے؟ یوتھ جو کہ سماج کا سب سے بڑا اور سب سے اہم حصہ ہے اسے لاقانونیت کے مسائل کے بارے میں کیسے سمجھایا جائے؟ نوجوانوں کو یہ باور کرانا کیسے ممکن ہے کہ وہ دنیا کی آبادی کے اعتبار سے پانچویں بڑے ملک کے شہری ہیں اور انھیں معاشی ترقی سے ہی باوقار روزگار کے مواقع ملیں گے۔ پاکستان کے شہری ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک عالمگیر دنیا کا بھی حصہ ہیں۔ لہذا وہ دنیا کے ساتھ تعلقات اور پڑوسی ممالک کے ساتھ مراسم کیسے رکھیں گے؟

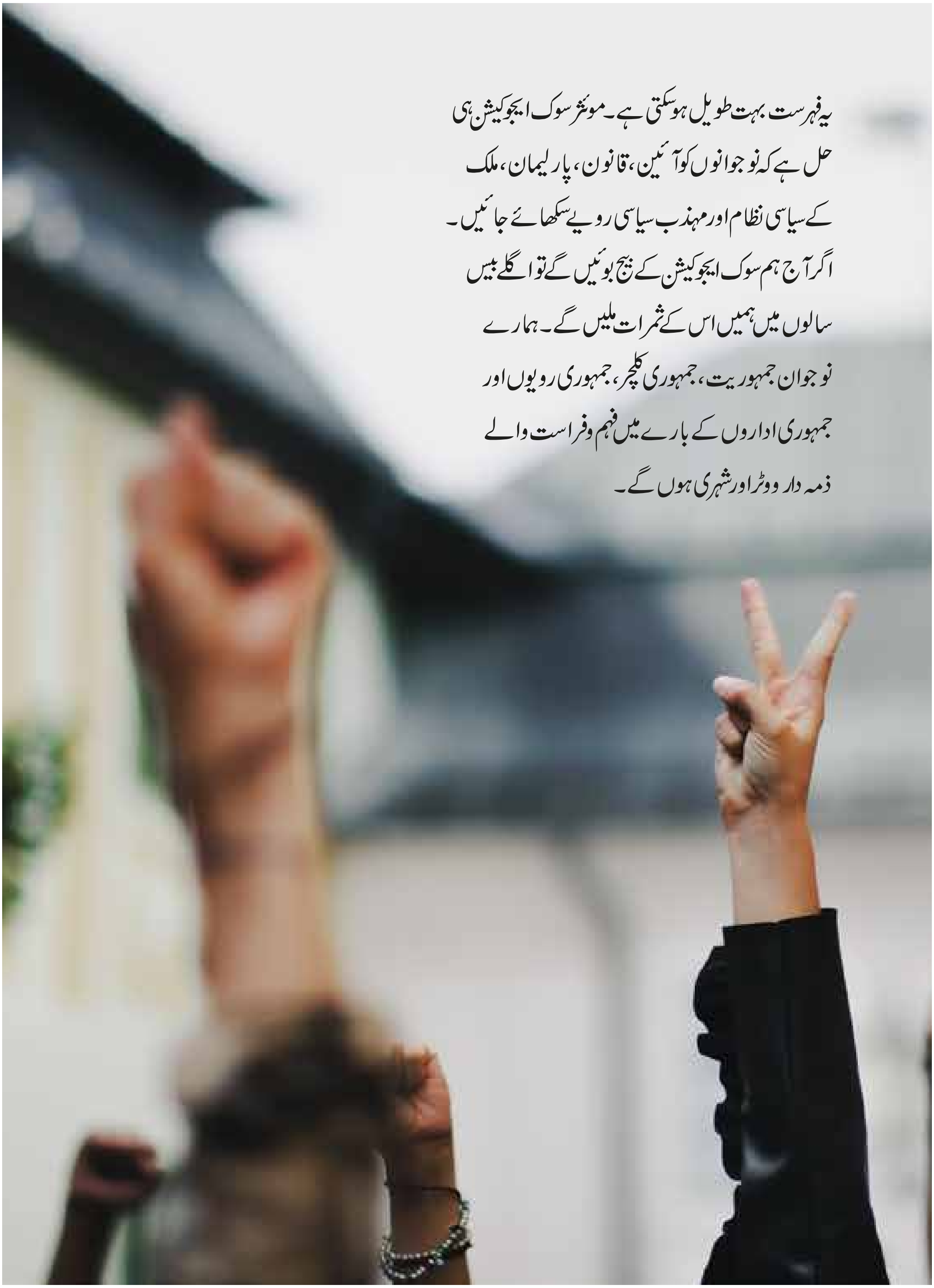

یہ فہرست بہت طویل ہو سکتی ہے۔ موئثر سوک ایجوکیشن ہی حل ہے کہ نوجوانوں کو آئین، قانون، پارلیمان، ملک کے سیاسی نظام اور مہذب سیاسی رویے سکھائے جائیں۔ اگر آج ہم سوک ایجوکیشن کے بیج بوئیں گے تو اگلے بیس سالوں میں ہمیں اس کے ثمرات ملیں گے۔ ہمارے نوجوان جمہوریت، جمہوری کلچر، جمہوری رویوں اور جمہوری اداروں کے بارے میں فہم وفراست والے ذمہ دار ووٹر اور شہری ہوں گے۔

سیاسی جماعتوں کے منشور ۲۰۱۸ء کا تجزیہ

بعض سیاسی جماعتوں کی چند بنیادی دستاویزات بھی ہوتی ہیں جو ان کے وجود کا مجموعی جواز بیان کرتی ہیں۔ تاہم منشور بلعموم عام انتخابات سے پہلے سیاسی جماعت کی عصری ترجیحات کا بیانیہ ہوتا ہے۔

سیاسی جماعتیں جمہوریت کے فروغ اور نشو ونما میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے منشور کے ذریعے شہریوں کے ووٹ اور اعتماد کے بعد اپنی ممکنہ حکومت کی سوچ اور نقطہ نظر کا اظہار کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے منشور، ان کے ویژن اور ترجیحات کا مستند بیان ہوتے ہیں۔ حکومت میں آنے کے بعد اس دستاویز کی بنیاد پر ان کی کارکردگی کو پرکھا جاتا ہے کہ کون سے وعدے پورے کیے گئے ہیں اور کیا کچھ نظر انداز ہو گیا؟ بعض سیاسی جماعتوں کی چند بنیادی دستا ویزات بھی ہوتی ہیں جو ان کے وجود کا مجموعی جواز بیان کرتی ہیں۔ تاہم منشور بلعموم عام انتخابات سے پہلے سیاسی جماعت کی عصری ترجیحات کا بیانیہ ہوتا ہے۔

الیکشن ۲۰۱۸ ء میں متعدد سیاسی جماعتوں نے اپنی قسمت آزمائی لیکن ۱۵ ویں قومی اسمبلی میں دس سیاسی جماعتوں دو انتخابی اتحادوں اور ۴ آزاد اراکین اسمبلی کو نمائندگی نصیب ہوئی اگرچہ یہ تمام سیاسی جماعتیں اور اتحاد نوجوانوں اور تعلیم کی اہمیت اور اپنی اپنی ترجیحات کا تذکرہ کرتی ہیں تاہم اکثر کے منشور میں سوک ایجوکیشن کا ذکر نہیں ماسوائے عوامی نیشنل پارٹی کے۔

درج ذیل میں ان میں سے چیدہ چیدہ سیاسی جماعتوں کے منشور ۲۰۱۸ء کا جائزہ شامل ہے۔

PMLN

پاکستان مسلم لیگ۔ن کے منشور ۲۰۱۸ء میں سوک ایجوکیشن کا تذکرہ نہیں ملتا۔ تاہم نوجوانوں کے حوالے سے جمہوری فورمز میں نوجوانوں کی نمائندگی بڑھانے کی بات کی گئی ہے۔ وعدہ کیا گیا ہے کہ قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں میں اور مقامی حکومتوں میں نوجوانوں کی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے گا۔ نیز قومی اور صوبائی سطح پر یوتھ کمیشن تشکیل دیئے جائیں گے جو ضلع، تحصیل اور یونین کونسل کی سطح تک کام کریں گے۔ تعلیم کے باب میں ایسا نصاب متعارف کرانے کا وعدہ ملتا ہے جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے اور اخلاقی اقدار کو فروغ دے۔

PTI

پاکستان تحریک انصاف کے منشور ۲۰۱۸ء میں سوک ایجوکیشن کا براہ راست تذکرہ نہیں ہے۔ تاہم تعلیم کے حوالے سے نصاب میں تبدیلیوں کی تجاویز میں یونیورسٹی کی سطح پر ابلاغ و استدلال کے لازمی کورسز متعارف کرانے کی بات کی گئی ہے۔ یوتھ کے حوالے سے منشور میں اعتراف کیا گیا ہے کہ پاکستان میں یوتھ بلج (Youth Bulge) ہے اور یہ نوجوانوں کا ملک ہے۔ لوکل گورنمنٹ کے یوتھ کونسلروں کے ذریعے دیہات کی سطح پر تربیت اور سرگرمیوں کی بات کی گئی ہے۔ نیز سیاست میں نوجوانوں اور کمیونٹی چیلنج فنڈ کے قیام کا وعدہ کیا گیا ہے تاکہ قومی اور صوبائی سطح پر گرانٹس دی جائیں گی جو کمیونٹی میں مسائل کے حل کے لیے استعمال ہوں۔ یوتھ پارلیمنٹ کے قیام اور نوجوانوں کی پارلیمنٹیرینز کے ساتھ انٹرن شپ (اسٹاف اور ریسرچ/تحقیق) کی بھی بات کی گئی ہے۔

PPP

پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور کے ابتدائیہ میں یہ وعدہ موجود ہے کہ تمام بچوں اور نوجوانوں کو یکساں مواقع فراہم کیے جائیں گے کہ وہ پاکستان کے متحرک شہری اور عالمی برادری کا پر اعتماد حصہ بن سکیں۔ اسی حصے میں بچوں اور نوجوانوں کی سماجی و جذباتی صحت اور بہبود اور کھلے پن والی شخصیت کی بات کی گئی ہے۔

پارٹی منشور میں ''**نوجوان پاکستان**'' کے عنوان سے ایک باب ہے جو تعلیمی نصاب میں ایسی تبدیلیوں کا اشارہ کرتا ہے جو مسائل کے تخلیقی حل تلاش کرنے کا ہنر سکھائے۔ فیصلہ سازی اور دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی تربیت دے۔ اگرچہ منشور میں سوک ایجوکیشن کی اصطلاح استعمال نہیں کی گئی لیکن ہمدردی، شہری مشغولیت اور تنقیدی سوچ کی بات کی گئی ہے۔

پارٹی منشور طلبہ یونین کی بحالی کا وعدہ کرتا ہے۔ نیز ہر ضلع اور صوبہ کی سطح پر یوتھ کونسلز کے قیام کی بات بھی کرتا ہے تاکہ طلبہ اور نوجوان سماجی اور سیاسی قیادت فراہم کر سکیں۔

ANP

عوامی نیشنل پارٹی واحد سیاسی جماعت ہے جس کے منشور ۲۰۱۸ء میں سوک ایجوکیشن کا باقاعدہ تذکرہ اور وعدہ ہے۔ عوامی نیشنل پارٹی نے نصاب کے جائزے کے لیے ٹاسک فورس کے قیام کی بات کی جو درسی کتابوں سے نفرت آمیز مواد اور جنگوں اور تشدد کے کلچر کے بجائے امن، مساوات، مذہبی رواداری، ہمدردی اور سوک ایجوکیشن کو جگہ دے گی۔ نیز سول حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں اسباق شامل کیے جائیں گے۔ عوامی نیشنل پارٹی کے منشور میں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں طلبہ یونین کی بحالی کی بھی حمایت موجود ہے۔ عوامی نیشنل پارٹی کے منشور میں آرٹ اور کلچر کی تعلیم کے ذریعہ بہتر سماج کی تشکیل بھی شامل ہے۔ پر امن معاشرے کے قیام کے لیے پریس کلبوں، طلبہ تنظیموں، حقوق کے حوالے سے کام کرنے والے اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی بھی بات کی گئی ہے۔

MMA

۲۰۱۸ء میں مذہبی سیاسی جماعتوں کی اکثریت نے متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارم سے الیکشن لڑا۔ متحدہ مجلس عمل کے منشور میں تعلیمی اصلاحات کے عنوان کے تحت طلبہ کے لیے جمہوری اقدار کے فروغ اور طلبہ یونینز کی بحالی کی بات کی گئی ہے۔ نیز معاشرتی اصلاحات میں طلبہ اور نوجوانوں کے باب میں نوجوان نسل کی ذہنی وفکری اور اخلاقی تربیت اور صحت مند تفریح نیز فنی تعلیم اور تربیت کے اہتمام کا ذکر ہے۔ نیز قومی خدمات اور تعمیری کردار ادا کر کے مقررہ مثبت پوائنٹس حاصل کرنے والے نوجوانوں کے لیے یوتھ لیڈر شپ کارڈ جاری کرنے کی بات کی گئی ہے۔

MQM

متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کے منشور ۲۰۱۸ء میں اگرچہ سوک ایجوکیشن کا براہ راست کوئی ذکر نہیں تاہم انتخابی اصلاحات کے حوالے سے پارٹی نے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کی ۳۰ فیصد نشستیں نوجوانوں کے لئے مخصوص کرنے کی بات کی جس میں سے ۱۰ فیصد نشستیں خواتین کے لیے ہوں گی۔ بین الاقوامی پارلیمانی یونین ینگ ممبر کی عمر کا تعین ۲۵ سے ۴۰ سال تک کرتی ہے۔ اور متحدہ قومی موومنٹ پاکستان نے بھی اسی عمر کی بات کی۔

منشور میں تحصیل، ضلع اور ڈویژن کی سطح پر یوتھ فورمز کی تجویز بھی دی ہے تاکہ نوجوان قومی معیشت کی بہتری، تعلیم، صحت، سماجی خدمت اور ماحول کے حوالے سے پریشر گروپ کا کردار ادا کریں۔ نیز ضلعی سطح پر یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر قائم کرنے اور یوتھ کے لیے نیشنل لائبریری پروگرام بنانے کا وعدہ منشور میں موجود ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ پاکستان نے شہریوں کے لئے بنیادی انسانی حقوق، مذہبی انتہا پسندی نفرت کے بیانیہ اور دہشت گردی کے خلاف کمیونٹی کے ساتھ مل کر کام کرنے کی بھی بات کی ہے۔

ضروری وضاحت: باوجود کوشش کے، کئی سیاسی جماعتوں کے انتخابی منشور ان کی ویب سائٹ پر نہیں ملے۔ یقیناً انہوں نے بھی نوجوانوں کی اہمیت کو اجاگر کیا ہو گا۔

پاکستان کی سیاسی و سماجی تشکیل جدید کے لیے سوک ایجوکیشن کی اہمیت

جمہوریت کوئی خود کار مشین نہیں بلکہ ہر نسل اسے اپنے ہنر، سوچ اور نقطہ نظر سے اپنے اپنے انداز میں چلاتی ہے اور اسکی کارکردگی بہتر بناتی ہے۔

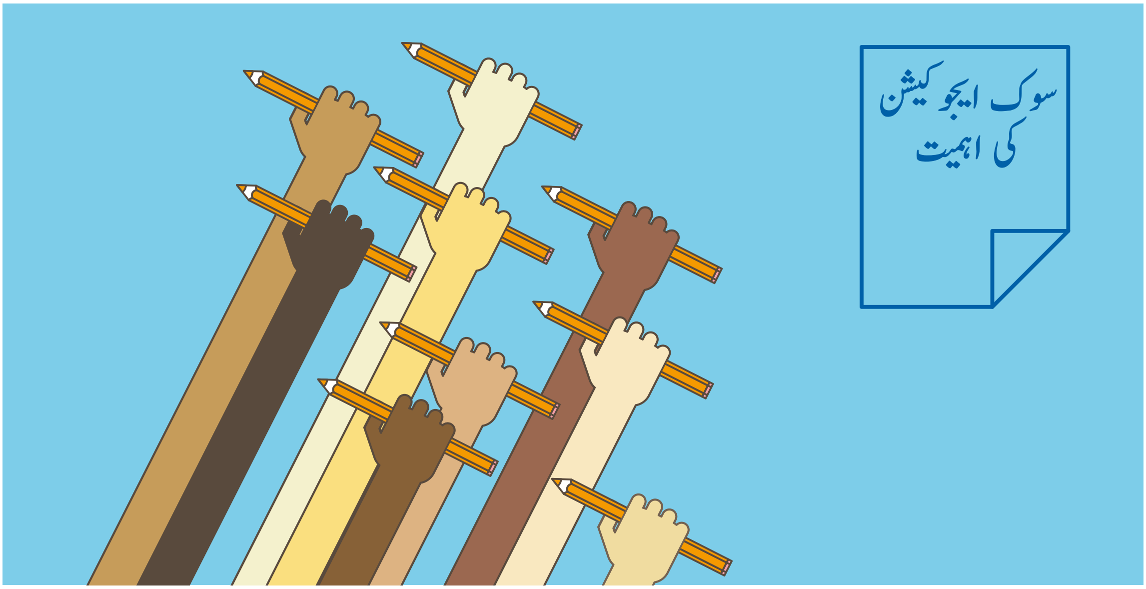

شہریت کی تعلیم کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ شہری وہ علم اور معلومات، مہارتیں اور میلان لے کر پیدا نہیں ہوتیں جو انھیں اپنے سماج اور ملک میں موثر انداز میں زندہ رہنے کے لیے درکار ہوتے ہیں۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ شہری یہ سب کچھ خاندان میں تربیت، اپنے سماج کے مشاہدے، تجربات اور تعلیمی سفر میں سیکھتے ہیں۔ گویا یہ تعلیم وتربیت کا مسلسل عمل ہے جس سے ملک سے محبت بھرا تعلق استوار ہوتا ہے۔ اپنے معاشرے کے تنوع اور ثقافتوں کی پہچان ہوتی ہے اور باہم مل کر انسانی حقوق سے عبارت، پرامن اور منصفانہ معاشرہ کی تعمیر وتشکیل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ تعلیم وتربیت کے اس زاویے کو شہریت کی تعلیم یا سوک ایجوکیشن کہتے ہیں۔ تہذیب کے ارتقاء اور بقا کے لیے اس لازمی جز کا وجود پاکستان کے تعلیمی کلاس رومز اور سماجی جگہوں پر خال خال ہی نظر آتا ہے۔ ستم ظریفی دیکھئے کہ عوام کی جانب سے ادا کردہ فیس پر چلنے والے پبلک سروس براڈکاسٹ میڈیا یعنی پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان پر بھی اس بابت مکمل خاموشی ہے۔

پاکستان میں پرائیوٹ الیکٹرانک میڈیا کا پھیلاؤ ہوا تو پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی کے ایکٹ میں لکھا گیا کہ یہ چینلز اپنی نشریات کا ۱۰ فیصد وقت پبلک سروس پیغامات کے لیے مختص کریں گے۔ تاہم عملی صورتحال یہ ہے کہ ہر قسم کے پبلک سروس پیغامات ''کمرشل اشتہاروں'' کی صورت ہی چلتے ہیں۔

اسکولوں کے کمرہ جماعت میں ہر پاکستانی تو نہیں پہنچ پاتا باوجود اس کے کہ دستور پاکستان کا آرٹیکل ۲۵اے ۵ سے ۱۶ سال تک مفت تعلیم کا بنیادی حق عطا کرتا ہے۔ جو خوش قسمت اسکول پہنچ بھی جاتے ہیں ان کے نصاب اور کتاب اور تعلیمی سوشیالوجی میں آئین، پارلیمنٹ اور جمہوریت اجنبی الفاظ ہیں۔ یہ سچ ہے کہ نویں سے بارھویں جماعت تک سوکس (شہریت) ایک اختیاری مضمون کی صورت میں موجود ہے لیکن آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ اس کتاب میں جمہوریت کی زیادہ خامیاں اور آمریت کی زیادہ خوبیاں پڑھائی جاتی ہیں۔ نتیجتاً نوجوانوں کی ایک غیر سیاسی کھیپ تیار ہو رہی ہے جسے ۱۸ سال کی عمر میں ووٹ کا حق تو مل جاتا ہے لیکن جمہوریت کیا ہے؟ آئین کیوں قوم کے لیے چھتری ہے؟ یہ کیسے شہری اور ریاست کا عمرانی معاہدہ ہے اور امور مملکت چلانے کا سافٹ ویئر ہے۔ انھیں اس بارے میں بہت ہی محدود فہم و ادراک ہوتا ہے۔ ماضی میں اسٹوڈنٹس یونین ہوا کرتی تھیں۔ طلبہ و طالبات اس کے ذریعے بات کرنے، تقریر کرنے، گفتگو کرنے، مکالمہ کرنے، مسائل کا حل تلاش کرنے الغرض کئی ہنر سیکھا کرتے تھے۔ حال ہی میں سندھ نے یہ یونین بحال کی ہیں۔ دیگر جگہوں پر یہ راستہ چار دہائیوں سے بند ہے اور ہمیں ایک غیر سیاسی۔ سیاسی نسل شعور سے عاری اور فقط شور کرتی نظر آتی ہے۔ انٹرنیٹ کے زمانے میں ''ڈیجیٹل شہری'' بن کر ہر کسی کے ہاتھ میگا فون بھی آ گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر دلائل سے عاری بحث، نفرت کے محاورے میں ہوتی نظر آتی ہیں۔ یہ سب کچھ پاکستان جو کہ ایک اسلامی جمہوریہ اور ایک وفاقی ملک ہے کے لیے اچھا شگون نہیں۔

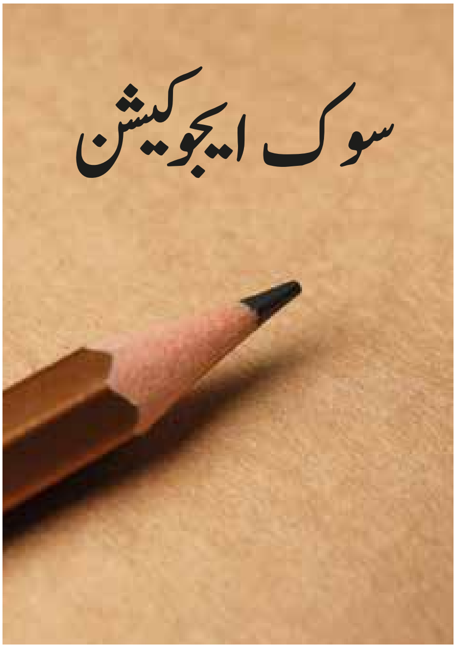

اس بارے میں دو آراء نہیں کہ ہمارا نظام تعلیم اچھے برے افسر، فوجی، ڈاکٹر، انجینیر، مینیجر تو پیدا کر رہا ہے مگر جہاں ہم زیادہ تر ناکام ہو رہے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ نظام اچھے اور متحرک شہری بنانے میں ناکام ہو رہا ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ جمہوری انداز میں مطالبات کی وکالت اور ووٹ کے ذریعے پرامن سیاسی تبدیلی کے بجائے ہمیں معاشرے میں تشدد، ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کے انداز جابجا نظر آتے ہیں۔ نفرتوں کی یہ فضا بربادی ہے۔ شہریت کی موثر تعلیم کی راہ میں منقسم معاشرے کے فکری مغالطے بھی ایک روکاوٹ ہیں۔ اپنی شناخت کی جستجو میں سرگرداں سماج کو یہ نہی پڑھایا اور بتایا جاتا کہ فرد کی بیک وقت ایک سے زیادہ شناختیں بھی ہوسکتی ہیں اور یہ باہم مل کر ایک متنوع قوم تشکیل دے سکتی ہیں۔

سماجی علوم کے ماہر بینیڈکٹ اینڈرسن نے اپنی کتاب'' تصوراتی کمیونٹی'' میں لکھا ہے کہ قوم کا ہر فرد دوسرے فرد سے نہی ملتا تاہم ایک جغرافیہ میں ایک مشترکہ عمرانی معاہدہ کے تحت رہنے والوں کے مشترکہ خواب، خواہشات، خوشیاں، مذہب، کھیل، کھانے، موسیقی، رقص، اور منزلیں ہوسکتی ہیں جو ان میں قومی جڑت پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح شناخت کے حوالے سے کام کرنے والے اسکالرز بھی کہتے ہیں کہ فرد دنیا کی سب سے چھوٹی اقلیت ہے اور خالق کے لیے یہ ممکن تھا کہ تمام انسانوں کو ایک جیسا یعنی رنگت، قامت، ذہانت اور مہارت میں ایک جیسا تخلیق کرتے لیکن چونکہ ایسا نہیں کیا گیا تو کہا جا سکتا ہے کہ تنوع اور رنگا رنگی قدرت کا اصول ہے۔ لہذا اس کی قدر کی جانی چاہیئے۔

پاکستان میں اس حوالے سے مباحث الجھے ہوئے ہیں یا دانستًا الجھائے گئے ہیں۔ شناخت کے حوالے سے سب سے کم تر درجہ مقامی شناخت کو حاصل ہے۔

دوسری بڑی شناخت'' یک رنگ پاکستانیت'' ہے اس پراجیکٹ پر سرکاری بیانیہ علاقائی زبان اور ثقافت کی نفی کر کے پاکستان کو'' وہ مقام جہاں نسلیں باہم مخلوط ہوں'' قرار دیتا ہے۔ امریکہ کو بھی مختلف لوگوں کے باہم ملاپ اور پگھلاو سے ایک قوم بنانے کی بات ہوتی ہے لیکن وہاں بھی آج ایشیائی امریکی، یورپی امریکی، افریقی امریکی اور لاطینی امریکی ایسے لیبل سننے کو ملتے ہیں۔

ایک ہی نوع کی قوم کے مقابل جو تصور ہے وہ متنوع شناخت کا ہے یعنی سلاد کی پلیٹ کی طرح جس کا ہر جز واضع رہتا ہے لیکن باہم مل کر ایک نئی شناخت بھی بنا لیتا ہے۔ پاکستانی شناخت کے حوالے سے مسلم امت کا تصور بھی عرصہ دراز سے گفتگو کا حصہ ہے۔ عالمگیریت کے عہد میں گلوبل شہری کی گونج بھی سنائی دیتی ہے۔ یہ ہفت رنگی انمول حقیقت ہے جس کے اعتراف کی کوئی قیمت نہیں تاہم اس کے انکار کی بھاری قیمت ہے جو اکثر ممالک سماجی توڑ پھوڑ کی صورت میں چکاتے ہیں۔
پاکستان کی صورتحال تو یہ بھی ہے کہ مدرسہ، پبلک اسکول، پرائیوٹ اسکول، اشرافیہ کے تعلیمی اداروں میں مشترکہ ویژن تو درکنار۔ ہر ایک کا ماحول اور سوشیالوجی مختلف ہے۔ نتیجتاً ہمیں ایک قوم میں کئی قومیں نظر آتی ہیں جو ایک دوسرے کو سمجھنے کے بجائے ایک دوسرے سے نفرت کرتی ہیں اور سب کے غصے کے اظہار کا اپنا اپنا طریقہ ہے۔

زمینی حالات اور ایک دوسرے کے حوالے سے اس ادھوری تفہیم میں موثر سوک ایجوکیشن کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ہمیں بانیان پاکستان کی وفاقی پارلیمانی جمہوریت پر اتفاق رائے کی روشنی میں آئین اور جمہوریت کی تعلیم دینا ہوگی۔ اس ضمن میں آئین کی تعلیم، قانون کے بارے آگہی، مختلف اداروں کے کردار اور ذمہ داریوں کے بارے میں معلومات، میڈیا لٹریسی اور ان مہارتوں پر توجہ اہم ہے جو ہجوم کو قوم بنا دے۔ یہاں یہ تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کے بعد نوجوانوں کو لبرل فلاسفر جان مارلے کی کتاب "سمجھوتہ" پڑھنے کا مشورہ دیا تھا۔ یہ کتاب سماجی و سیاسی رویوں میں لچک کی بات کرتی ہے اور باہم مکالمے سے تنازعے نبھانے اور جمہوری سمجھوتہ کا ہنر سیکھنے کی دلیل دیتی ہے۔

مندرجہ بالا تمام دلائل کی روشنی میں سوک ایجوکیشن کی اہمیت اور ضرورت کا جو مقدمہ تیار کیا گیا ہے اس کو عملی جامہ پہنانے کیے لئے ضروری ہے کہ اگر ہمیں اپنا جمہوری مستقبل عزیز ہے تو ہم سوک ایجوکیشن کو نصاب، کتاب اور اپنی تعلیمی سوشیالوجی کا لازمی حصہ بنائیں۔
اس ضمن میں ماضی میں کچھ کاوشیں ہوئی بھی ہیں جبکہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ جو کچھ کیا جا چکا ہے اس کا مختصر جائزہ بتاتا ہے کہ پاکستان میں نوجوانوں کی آبادی کا گراف دیکھتے ہوئے ۲۰۰۹ میں قومی تعلیمی پالیسی میں سوک ایجوکیشن کا لفظ استعمال کیا گیا اور تعلیم کے مقاصد اور نتائج میں بنیادی حقوق، جمہوری اداروں اور آئین کے بارے میں آگہی کی اہمیت پر زور دیا گیا۔

اسی طرح ۱۷ ویں اسپیکرز کانفرنس کے اعلامیہ میں سوک ایجوکیشن کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا اور آئین اور پارلیمنٹ کو نصاب کا حصہ بنانے کی بات کی گئی۔ سندھ اور پنجاب کی ہائی کورٹس مفاد عامہ کی پیٹیشنز میں متعلقہ ٹیکسٹ بک بورڈ کو بنیادی حقوق کے باب کو نصاب کا باقاعدہ حصہ بنانے کا فیصلہ دے چکی ہیں۔ تاہم اس حوالے سے اہم پیش رفت ۲۰۱۸ میں **''قومی کمیشن برائے شہری تعلیم ایکٹ''** کی منظوری کی صورت میں ہوئی۔ اس ایکٹ پر عملدرآمد وقت کی ضرورت ہے۔ چونکہ اس ایکٹ کا اطلاق فقط اسلام آباد تک ہوتا ہے لہذا یہ اہم ہے کہ تمام صوبے بھی اپنا اپنا سوک ایجوکیشن ایکٹ منظور کریں اور اس پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں۔ ایسا کرنے سے ہم پاکستانی نوجوانوں کو بہتر پاکستان دے سکتے ہیں جس کی تشکیل و تعمیر وہ خود کریں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی سوک ایجوکیشن کمیٹیاں بھی ووٹر ایجوکیشن کیلئے فعال ہیں۔

سوک ایجوکیشن کی عالمی مثالیں

دنیا بھر میں ہمیں کئی مثالیں ملتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سوک ایجوکیشن، سیاسی ذہن سازی اور جمہوریت کی نشوونما کے لیے خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔

دنیا بھر میں ہمیں کئی مثالیں ملتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سوک ایجوکیشن، سیاسی ذہن سازی اور جمہوریت کی نشوونما کے لیے خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ عالمی سطح پر سوک ایجوکیشن کے کئی ماڈل ہیں۔ کلاس روم سے لے کر سیاسی جماعتوں کے تربیتی اداروں تک سوک ایجوکیشن کے کئی پلیٹ فارم ہیں۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ جمہوریت خودکار مشین نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنے تجربہ، تعلیم اور فہم کی بنیاد پر اس کے بارے میں اپنی سوجھ بوجھ بڑھانا ہوتی ہے اور اسی کی بنیاد پر لوگ اپنے ووٹ کا جمہوری فیصلہ کرتے ہیں۔ اور حکومت کی کارکردگی جانچتے ہیں۔ ریپبلک آف جرمنی میں سوک ایجوکیشن کی اولین مثال فریڈرک ایبرٹ سٹفٹنگ کی صورت میں ملتی ہے جس کا قیام ۱۹۲۵ء میں عمل میں آیا تاہم جب نازی ازم پھیلا تو فریڈک ایبرٹ سٹفٹنگ کا شہریوں کی تعلیم و تربیت کا کام رک گیا جس کا احیاء جنگ عظیم دوئم کے بعد ۱۹۴۶ء میں دوبارہ ہوا۔

تاہم جنگوں کی تباہی اور ووٹ کے راستے فسطائیت کے چھا جانے کی راہیں روکنے کے لیے جرمنی میں سیاسی افکار سے وابستہ دیگر فاونڈیشنز قائم ہوئیں۔ ۱۹۵۸ء میں فریڈرک نیومن فاونڈیشن ۱۹۵۵ء میں کونارڈ ایڈ نیور فاونڈیشن ۱۹۶۷ء میں ہنس سائیڈل فاونڈیشن اور ماضی قریب میں گرین پارٹی اور دیگر پارٹیوں کی فاونڈیشن قائم ہوئیں۔ ان اداروں کو سیاسی جماعتوں کی جرمن پارلیمنٹ میں موجودگی کے تناسب سے وسائل ملتے ہیں جبکہ اس کے لیے اہلیت کا معیار کم از کم ۵ فیصد ووٹ ہیں۔

یہ ادارے جرمنی اور دنیا بھر میں جمہوریت کے فروغ اور سوک ایجوکیشن جیسے موضوعات پر کام کرتے ہیں۔ پاکستان میں چارٹر آف ڈیموکریسی میں بھی اسی قسم کے جمہوریت کمیشن اور سیاسی جماعتوں کو وسائل فراہم کرنے کی بات کی گئی تھی۔ جرمنی کی پارلیمنٹ کے بھی سوک ایجوکیشن کے پروگرام ہوتے ہیں۔ جبکہ تعلیمی اداروں میں سوک ایجوکیشن کا مربوط نظام موجود ہے۔

جمہوریت کی ماں برطانیہ میں ۱۹۹۲ء میں ویسٹ منسٹر فاونڈیشن آف ڈیموکریسی اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۱۹۸۳ء نیشنل اینڈومنٹ فار ڈیموکریسی کا قیام عمل میں آیا۔ ویسٹ منسٹر فاونڈیشن برطانوی سیاسی جماعتوں کے علاوہ دنیا بھر کی پارلیمان اور سول سوسائٹی کے ساتھ کام کرتی ہے جبکہ نیشنل اینڈومنٹ فار ڈیموکریسی کے کلیدی اداروں میں نیشنل ڈیموکریٹک انسٹیٹیوٹ اور انٹرنیشنل ری پبلکن انسٹیٹیوٹ شامل ہیں۔ اسی طرح کی مثالیں ہمیں کوریا میں کوریا ڈیموکریسی فاونڈیشن، تائیوان میں تائیوان فاونڈیشن برائے ڈیموکریسی، ہالینڈ میں ملٹی پارٹی ڈیموکریسی انسٹیٹیوٹ کی صورت میں ملتی ہیں۔ ان تمام اداروں کے کام کرنے کے اپنے اپنے انداز ہیں۔ اِن خصوصی اداروں کے علاوہ سوک ایجوکیشن ان کے تعلیمی نظام کا لازمی جز ہے۔

اقوام متحدہ نے بھی ۲۰۰۵ء میں اقوام متحدہ فنڈ برائے جمہوریت قائم کیا اور ۱۵ ستمبر کو جمہوریت کا عالمی دن قرار دیا گیا۔ یہ تمام کوشیش اور کاوشیں اس بات کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں کہ جمہوریت کی نشو ونما کے لیے ہر ملک کو ایسے اداروں کی ضرورت ہوتی ہے جو شہریوں کو سوک ایجوکیشن کے وافر مواقع فراہم کریں۔ پاکستان میں اس بابت کئی بار سوچا گیا ہے۔ شاید اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنی جمہوریت کی صحت بہتر بنانے کے لیے کچھ عملی اقدامات اٹھائیں۔

سیاسی جماعتوں کے لیے تجاویز

ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کی سیاسی جماعتیں آئندہ آنے والے انتخابات کے حوالے سے اپنے اپنے منشور میں لازمی سوک ایجوکیشن کے حوالے سے اپنے اپنے عزم کا واضح اظہار کریں۔ نیز اگر ممکن ہو تو سوک ایجوکیشن کے لیے جمہوری اتفاق رائے قائم کیا جائے۔

ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کی سیاسی جماعتیں آئندہ آنے والے انتخابات کے حوالے سے اپنے اپنے منشور میں لازمی سوک ایجوکیشن کے حوالے سے اپنے اپنے عزم کا واضح اظہار کریں۔ نیز اگر ممکن ہو تو سوک ایجوکیشن کے لیے جمہوری اتفاق رائے قائم کیا جائے۔ ماضی میں اس طرح کے اتفاق رائے کی کم از کم تین مثالیں ملتی ہیں۔اول:۔ چارٹر آف ڈیموکریسی میں قومی جمہوریت کمیشن کی تشکیل کا عزم کیا گیا۔ بعد ازاں ۲۰۱۴ء میں ۱۷ویں اسپیکرز کانفرنس کے اعلامیہ میں سوک ایجوکیشن کی بات ملتی ہے۔ ۲۰۱۸ء میں تمام سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے اراکین اسمبلی وممبران سینٹ نے اتفاق رائے سے ایک پرائیوٹ ممبر بل کے ذریعہ قومی کمیشن برائے شہری تعلیم ایکٹ ۲۰۱۸ء منظور کیا۔

تاہم کتنے دکھ کی بات ہے کہ چارٹر آف ڈیموکریسی میں کئے گئے وعدے کے مطابق جب سینیٹر وسیم سجاد نے ۳ مئی ۲۰۱۰ء کو قومی جمہوریت کمیشن کے قیام کے لیے ایک پرائیوٹ ممبر بل پیش کیا تو وہ اسٹینڈنگ کمیٹی کی سطح پر ہی ختم ہو گیا۔

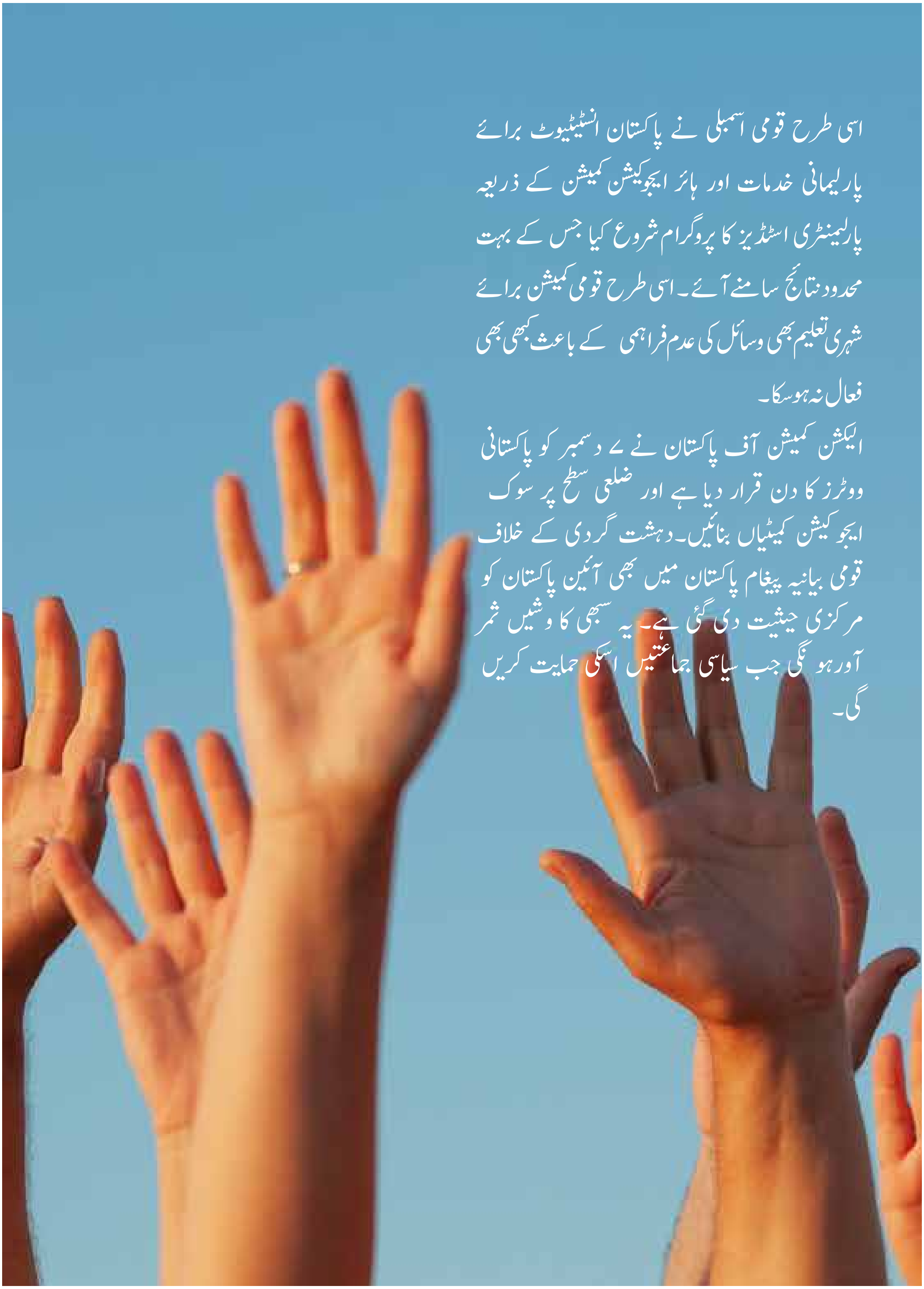

اسی طرح قومی اسمبلی نے پاکستان انسٹیٹیوٹ برائے پارلیمانی خدمات اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ذریعہ پارلیمنٹری اسٹڈیز کا پروگرام شروع کیا جس کے بہت محدود نتائج سامنے آئے۔ اسی طرح قومی کمیشن برائے شہری تعلیم بھی وسائل کی عدم فراہمی کے باعث کبھی بھی فعال نہ ہوسکا۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ۷ دسمبر کو پاکستانی ووٹرز کا دن قرار دیا ہے اور ضلعی سطح پر سوک ایجوکیشن کمیٹیاں بنائیں۔ دہشت گردی کے خلاف قومی بیانیہ پیغام پاکستان میں بھی آئین پاکستان کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ یہ سبھی کاوشیں ثمر آور ہونگی جب سیاسی جماعتیں اسکی حمایت کریں گی۔

درج ذیل تجاویز مستقبل کے لیے ٹھوس لائحہ عمل کی بنیاد فراہم کر سکتی ہیں:۔

تعلیمی نصاب:۔

تعلیم کی ہر سطح پر لازمی سوک ایجوکیشن کو تعلیمی نصاب اور کلاس رومز میں پڑھائی جانے والی کتابوں میں جگہ دی جائے۔

سوک ایجوکیشن کے حوالے سے لازمی کورسسز کو ڈگری کی شرائط میں شامل کیا جائے۔

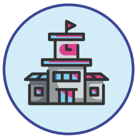

تعلیمی ادارے

تعلیمی ادارے اپنی غیر نصابی سرگرمیوں میں سوک ایجوکیشن کو لازمی حصہ بنائیں۔ تعلیمی اداروں میں پاکستانی آئین کا دن (۱۰ اپریل) جمہوریت کا عالمی دن (۱۵ ستمبر) پارلیمنٹرین ازم کا عالمی دن (۳۰ جون) منایا جانا چاہیے۔ تعلیمی اداروں کی صبح کی اسمبلی میں آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق سمجھائے جائیں۔

تعلیم سے محروم طبقات کے لیے

چونکہ پاکستان میں ہر نوجوان خوش قسمت نہی کہ وہ باقاعدہ تعلیم حاصل کر پائے۔ لہذا ایسے نوجوانوں کے لیے پبلک سروس براڈ کاسٹ اور مقامی حکومتوں کے یوتھ کونسلروں کے ذریعے سوک ایجوکیشن کا اہتمام کیا جائے۔

قانون سازی

قومی سطح پر سوک ایجوکیشن ایکٹ سے ترغیب پاتے ہوئے تمام صوبے اپنے اپنے سوک ایجوکیشن ایکٹ منظور کر کے سوک ایجوکیشن کے لیے وافر وسائل فراہم کریں۔

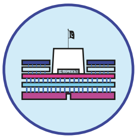

قومی اسمبلی، سینٹ، صوبائی اسمبلیوں اور لوکل گورنمنٹ میں سوک ایجوکیشن کا خصوصی ڈیسک قائم کیا جائے اور نوجوانوں کو ان جمہوری اداروں کی کاروائی دیکھنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

سیاسی جماعتیں

سیاسی جماعتیں اپنے ممبران کی سیاسی تعلیم و تربیت اور سوک ایجوکیشن کے لیے تربیتی اکیڈمیاں قائم کریں۔

Democracy needs democrats"

Friedrich Ebert

"National Commission for Civic Education Act, 2018", the provinces may enact their civic education laws

4. Legislation:

- Like the "National Commission for Civic Education Act, 2018", the provinces may enact their civic education laws and provide generous resource to undertake civic education.

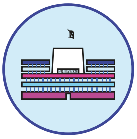

5. Parliamentary institutions:

- A special civic education desk should be set up in the National Assembly of Pakistan, Senate, provincial assemblies and local governments and the youth should be given an opportunity to watch the proceedings of these democratic institutions

6. Political parties:

- Political parties should set up their training academies for the political and civic education of their members.

launched a program of Parliamentary Studies through the Pakistan Institute for Parliamentary Services.

The following suggestions may provide the basis for a solid strategy for the future:

Pakistani Constitution Day (April 10) International Day of Democracy (September 15) International Day of Parliamentarism (June 30) etc. should be celebrated in educational institutions

1. Curriculum:

- Compulsory civic education at the national and provincial levels should be included in the curriculum and textbooks.
- Compulsory courses in civic education should be included in the degree requirements.

2. Educational institutions:

- Educational institutions should make civic education an integral part of their extracurricular activities. Pakistani Constitution Day (April 10) International Day of Democracy (September 15) International Day of Parliamentarism (June 30) etc. should be celebrated in educational institutions.
- In the morning assembly of educational institutions, the fundamental rights given in the constitution should be explained.

3. For out-of-school citizens:

- Because not every young person in Pakistan is lucky enough to get a formal education. Therefore, civic education should be arranged for such youth through public service broadcast and youth counselors of local governments.

5. Suggestions for political parties

It is our sincere desire that the political parties consider provision of civic education as one of their priority for the sake of posterity.

It is our sincere desire that the political parties consider provision of civic education as one of their priority for the sake of posterity. We hope that they will make a public pledge in this regard along with innovative ideas in their future election manifestos.
We equally emphasize that it will be prudent if some kind of democratic consensus is also evolved on minimum common agenda on civic education. This will help broaden the ownership of vital endeavor.

There have been at least three instances of such consensus in the past which are mentioned as follows:

First: the "Charter of Democracy" that pledged creation of "National Democracy Commission" in 2006. **Second**: The Declarations of the 16th and 17th Speaker's Conferences. **Third:** unanimous adoption of the National Commission for Civic Education Act in 2018. Similarly, the National Assembly of Pakistan

The United Nations established the UN Democracy Fund in 2005 and later on declared September 15 as the "International Day of Democracy"

and the Netherlands Institute for Multiparty Democracy (NIMD) are other examples. There is a culture of individual party institutes in Austria, France, Sweden, and Spain.

However, in Republic of Germany, political foundations (Friedrich Ebert Stiftung, Konrad Adenauer Stiftung, Friedrich Naumann Foundation for Freedom, Heinrich-Böll-Stiftung, Hanns Seidel Foundation, and Rosa Luxemburg Foundation etc.) are the oldest and play an important role in nurturing and shaping civil society by offering civic education. Besides these foundations, the Republic of Germany has a comprehensive system of civic education at schools. The German Parliament facilitates citizens' visit and offer them information about these important institution.

4. Different institutional mechanisms for civic education

Formal and informal educational systems are the best suited to deliver civic education-as the young people get a chance to learn about their democracy and governance system at an early age.

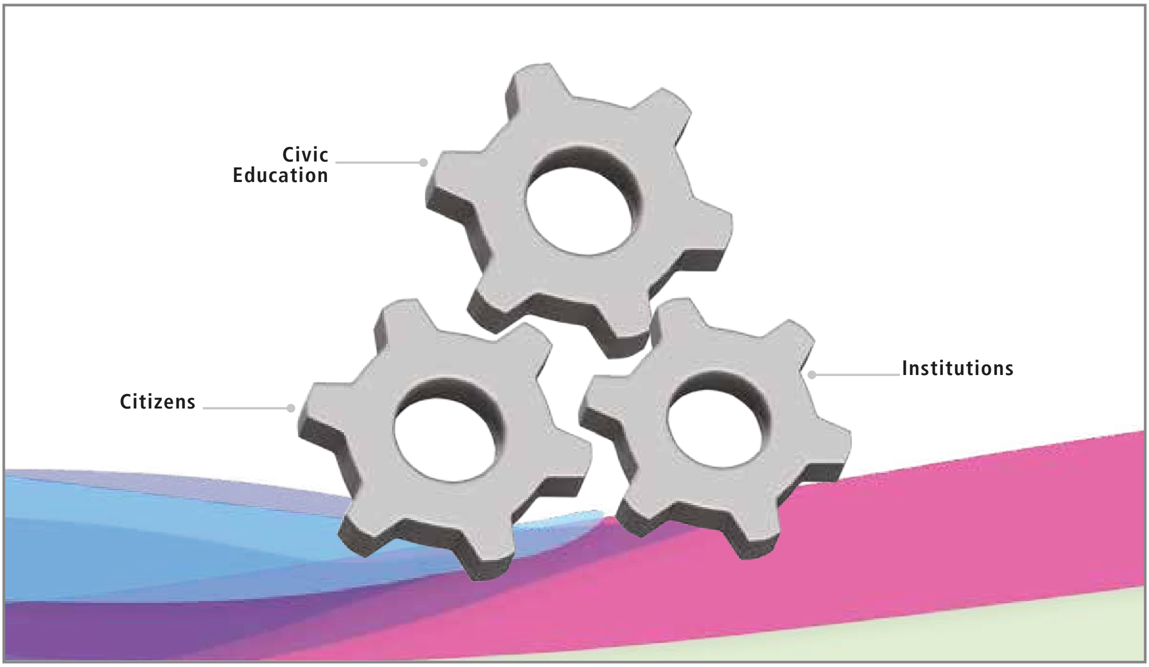

Every country that cares for the health of its democracy and informed and active participation of citizens has devised and institutionalized some mechanisms to impart civic education. Formal and informal educational systems are the best suited to deliver civic education-as the young people get a chance to learn about their democracy and governance system at an early age.

Secondly, the United Nations established the UN Democracy Fund in 2005 and later on declared September 15 as the "International Day of Democracy".

The United States of America established the National Endowment for Democracy in 1983.

In the United Kingdom, the Westminster Foundation for Democracy was established in 1992.

The Korea Democracy Foundation

Global cooperation in the field of civic education is equally important. There is no one route to impart civic education.

the rulers accountable. Rather they easily become captive to rhetoric that is usually devoid of reason and are often lured towards emotive ideas of quick fixes.

If we care about the democratic future of Pakistan then we cannot ignore civic education. Similarly, we are also citizens of globalized world where nothing is 'domestic' anymore. Our actions, ideas and opinions are influenced and can influence others. Therefore, global cooperation in the field of civic education is equally important.

There is no one route to impart civic education. In some countries, it is part of regular curriculum and co-curricular activities. However not every young person is lucky to be in the school therefore the route of youth and human rights policies may be equally important. Realizing the importance of Civic Education, the Federal Parliament passed the "National Civic Education Commission Act, 2018" for Islamabad Capital Territory. The time has come to make an effort for the provincial civic education laws and required necessary steps.

3. Why "civic education"?

Democracy is not a self-perpetuating machine. Every generation operates it in its own way and for that; they require knowledge, skills, and habits of heart that civic education can provide.

If we want to contribute to save the civilization, protect Pakistan and nurture human values, then civic education is vital. Presently it is missing in the educational diet being served in nation's classrooms. The rote learning is definitely producing good or bad robots that could be labeled as doctors, engineers, managers, teachers, officers etc. Where we are failing is to inculcate values of active and effective citizenship. Majority of the graduates hardly know a word about the Constitution that is their social contract with the state, the system of governance, institutional design of federalism and the mandate of various institutions. They are confused and their responses are either overwhelming apathy or misdirected anger.

In absence of socialization with the constitution and law, young people fail to appreciate due process and peaceful ways and means to influence public policy, advocate for their rights and hold

Awami National Party's (ANP) manifesto mentions civic education, promised establishment of a task force to review curriculum, check hate speech and culture of war and violence. It pledged to replace odd contents from the curriculum with lessons on peace, equality, religious tolerance, compassion, civil rights and civic education. The party supported restoration of student unions. It talked about creation of a better society through art and culture.

Muttahida Majlis-e-Amal (MMA) was the collective platform of religious parties and its manifesto supported restoration of student unions. Under educational reforms, the alliance called for the promotion of democratic values among the students. In the chapter on social reforms, it talked about mental, intellectual and moral training of youth, provision of healthy entertainment, imparting technical education and training. The MMA promised to issue 'Youth Leadership Cards' to reward young peoples' societal contributions.

Muttahida Qaumi Movement (MQM) promised special seats for youth in the National Assembly and the provincial assemblies. It talked about youth forums at local level to serve as a pressure group for reforms. Establishment of "Youth Development Centers" and libraries for youth at district level are also part of the manifesto. In curriculum and societal reforms, the party manifesto talks about basic human rights of citizens, counter religious extremism, hate speech and working with the community against terrorism.

Following are the commitments made by major political parties in 2018:

PMLN

Pakistan Muslim League-N (PML-N) promised increased representation of youth in democratic fora, the parliament and local governments. The party pledged to establish Youth Commissions from union council up to the national level. In terms of curriculum reforms, it said that they would promote critical thinking skills and moral values.

PTI

Pakistan Tehrik-e-Insaf's (PTI) manifesto acknowledged 'youth bulge' in the country. It suggested curriculum reforms to introduce compulsory communication and reasoning courses at university level. The manifesto pledged trainings through youth councilors at the lowest level. It also promised establishing youth and community challenge fund for political engagement. The party supported the idea of youth parliament besides research and learning internships.

PPP

Pakistan People's Party (PPP) manifesto in its preamble pledged equal opportunities for the children and youth so that they can become active citizens and confidant part of the global community. They party promised to focus on social and emotional health and well-being of children. Promotion of open mindedness was also part of this promise. It contains a chapter 'Young Pakistan' and pledged curriculum reforms to promote creativity, problem-solving skills, involvement in decision-making and collective community actions. The manifesto promised restoration of student unions and enhanced role of youth councilors in the local government. It does not specifically mention civic education but do talk about promotion of civic values like empathy, citizen's engagement and critical thinking.

2. Political parties' pledges on civic education

In the 2018 elections many political parties tried their electoral luck but only ten parties, two electoral alliances and some independents won seats in the 15th National Assembly of Pakistan.

Political parties serves as 'children of democracy' and remain of paramount importance for nurturing, stabilizing, and developing democratic culture and norms. Besides their permanent foundational political documents, at the time of election they present their 'manifestos' to attract voters for their vision, programs, policies etc. Later on, these manifestos also become a benchmark to assess their performance in the corridors of power.

What were their pledges to the youth of Pakistan during the last election? In the 2018 elections many political parties tried their electoral luck but only ten parties, two electoral alliances and some independents won seats in the 15th National Assembly of Pakistan. Only Awami National Party specifically talked about 'civic education' in its manifesto. Other political parties offered different menus that are quite close to the ideas of civic education.

Out of 120 million plus registered voters, 20.35 million are between the ages of 18-25.

students unions is missing. We have media abundance besides public service broadcast but they allocate near to negligible time and space. However, almost all political parties have their students and youth wings but there too learning opportunities through study circles or proper trainings are rare.

In absence of such dialogue, discussion and learning spaces, we are witnessing increased political intolerance and occasional resort to violence. This does not auger well for the future of democracy in a ‘youth bulge’ country. It is in this context that we are urging the political parties to pay attention on civic education. This paper builds a case for systematic and well-structured investment for the future and posterity i.e. by sowing the seeds of civility through dynamic civic education.

1. Introduction

According to the Sixth Population Census conducted in 2017, Pakistan is the country of youth. If we look from the prism of international definition of youth (15-24) 39.05 million (20 %) of the total population of 207 million are young. About 84 million (40 percent) are below 15-year.

According to the Sixth Population Census conducted in 2017, Pakistan is the country of youth. If we look from the prism of international definition of youth (15-24) 39.05 million (20 %) of the total population of 207 million are young. About 84 million (40 percent) are below 15-year.

At the age of 18, they get their right to vote and elect their representatives. The number of registered voters with the Election Commission of Pakistan also confirm youthful demography of the electorate. Out of 120 million plus registered voters, 20.35 million are between the ages of 18-25.

In the absence of civic education and limited avenues to acquire knowledge about democracy, constitution, parliamentary institutions and political parties etc., we are experiencing emotive instead of informed political participation. The textbooks taught in nation's classrooms hardly offer any lessons on these topics. The learning platform of

LIST OF CONTENTS:

1. Introduction 05

2. Political parties' pledges on civic education 07

3. Why "civic education"? 10

4. Different institutional mechanisms for civic education 12

5. Suggestions for political parties 14

National Democracy Commission shall be established to promote and develop a democratic culture in the country and provide assistance to political parties for capacity building on the basis of their seats in parliament in a transparent manner.

(Article 25 of Charter of Democracy)

The conference also suggested some changes in educational curriculum to inculcate in the minds of new generation the importance of democracy and to make it aware of the democratic struggle for parliamentary democracy. The other change suggested in the curriculum relates to induction of new chapters to convey the teachings of Sufis and other religious scholars to the young generation.

(Joint communiqué of 16th Speakers' Conference, Lahore March 3, 2010)

Democracy is in our blood. Indeed, it is in our marrow of bones.

Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah ”

Political Parties and the Civic Education

Political Parties' Manifestos and Civic Education

ENGLISH SUMMARY

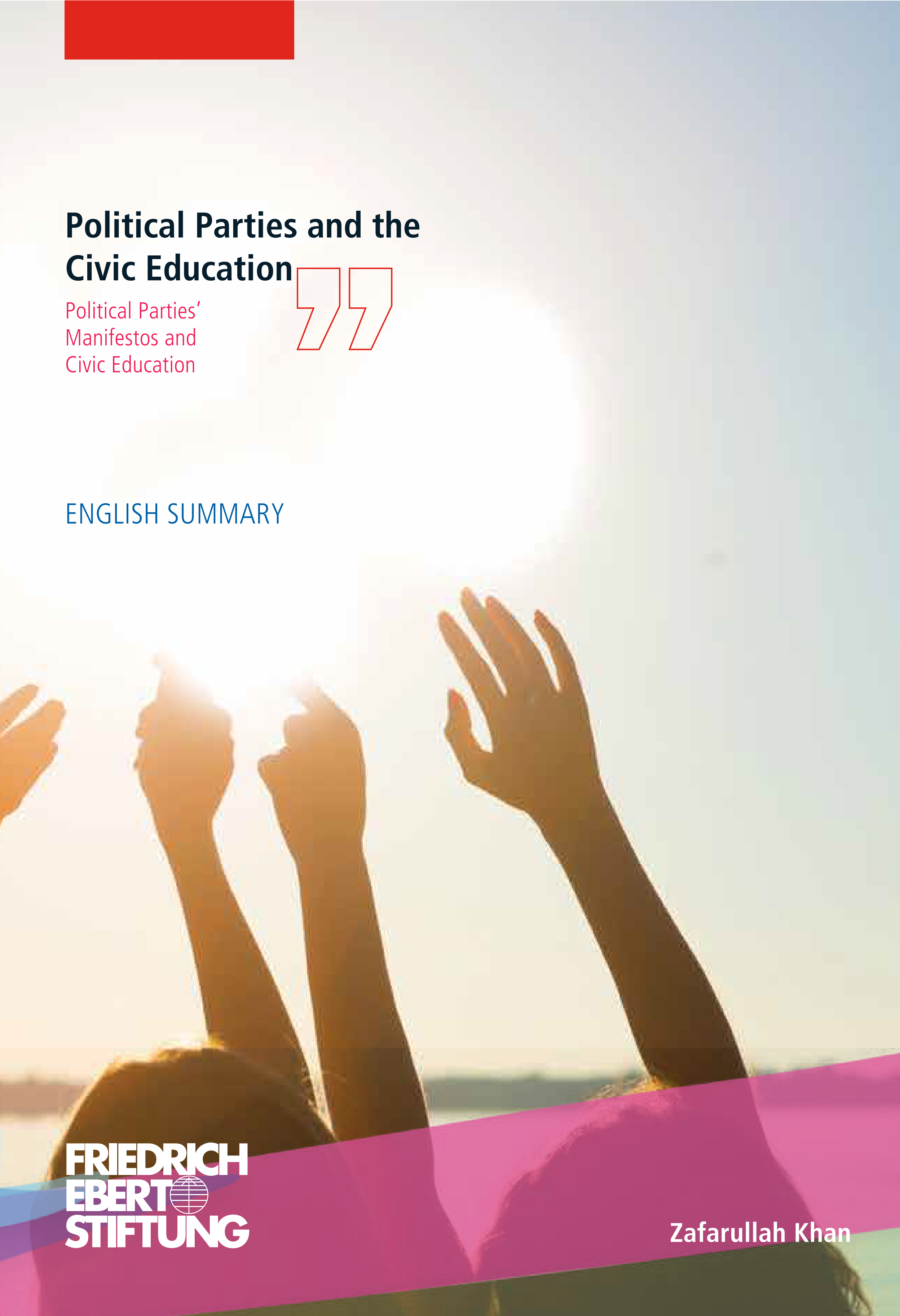

FRIEDRICH EBERT STIFTUNG

Zafarullah Khan